استفتاء

کیا فرماتے ہیں مفتیانِ کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ

میرے بھائی نے ایک ایسے لڑکی سے شادی کی ہے جس کی پہلے بھی شادی ہوئی تھی اور پھر زوج اول سے طلاق ملی تھی، اور مذکورہ لڑکی دوسری شادی کے بعد مسلسل پہلی شادی کی بات چھپاتی رہی، چند عرصہ کے بعد مطلقہ خاتون کے بھائیوں نے اپنی مطلقہ بہن کا نکاح زبردستی میرے بھائی سے کروایا، خاتون اس نکاح پر رضامند نہیں تھی البتہ بھائیوں نے زبردستی اپنی بہن سے ایجاب کے الفاظ کہلوائے ہیں اس کے علاوہ لڑکی نے دستخط بھی نہیں کیا ہے اور انگوٹھا بھی نہیں لگایا ہے بلکہ اس لڑکی کے بھائی نے دستخط کیا ہے اور پھر شادی کے ایک مہینہ گذر جانے کے بعد لڑکی کے بھائیوں نے اپنی بہن کو زبردستی اپنے گھر بٹھائی ہے اور زوج ثانی جو کہ میرے بھائی ہے سے طلاق یا خلع کا مطالبہ کر رہے ہیں کہ ہمیں مہر کے ساتھ ساتھ دیا ہوا سامان، اور طلاق یا خلع بھی چاہئے۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا مذکورہ خاتون کا نکاح صحیح ہو گیا ہے یا نہیں؟ جب کہ خاتون بالغ ہونے کے ساتھ ساتھ ایک بار پہلے بھی شادی شدہ رہ چکی ہے اور پھر مطلقہ ہو کر دوسری شادی میرے بھائی سے کی ہے۔ کیا لڑکی والوں کے لیے یہ جائز ہے کہ وہ مہر، سامانِ جہیز، طلاق یا خلع کا مطالبہ کریں؟ اور کیا ہم ان (لڑکی والوں) سے شادی پر کئے اخراجات کا مطالبہ کر سکتے ہے یا نہیں؟

بینوابالدلائل توجروا

المستفتی: محمد عادل کوئٹہ

03481225550

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب باسم ملہم الصدق والصواب

لڑکی سے زبردستی قبول کروانا انتہائی برا اور قبیح فعل ہے تاہم صورت مسؤلہ میں نکاح منعقد ہو گیا ہے۔ نکاح جیسے عام حالات میں منعقد ہو جاتا ہے اسی طرح زبردستی منہ سے کہلوالیا جائے تب بھی منعقد ہو جاتا ہے، دستخط اور انگوٹھا لگوانا لازمی نہیں ہے۔ زوجین کے لیے مناسب یہی ہے کہ محبت سے نکاح کو برقرار رکھیں کیونکہ اللہ تعالی کے نزدیک حلال چیزوں میں سب سے زیادہ مبغوض چیز طلاق ہے اور

اور وجہ سے زوجین میں نباہ دشوار ہو جائے تو شوہر کو چاہے کہ احسن طریقے سے اپنی بیوی کو طلاق دے جس کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ مرد اپنی بیوی کو ایسی طہر میں جس میں اس نے جماع نہ کیا ہو ایک طلاق دے اور پھر بیوی کے قریب نہ جائے یہاں تک کہ عدت گذر جائے۔ اگر شوہر مطلقا بلا کسی شرط کے طلاق دے تو لڑکی والوں کے لیے شوہر سے مہر کا مطالبہ کرنا درست ہے اور شوہر پر مہر ادا کرنا لازم ہے کیونکہ طلاق کی وجہ سے مہر ساقط نہیں ہوتا اور اگر بیوی کی طرف سے طلاق کے مطالبہ پر خاوند یہ شرط لگا دے کہ اگر تو مجھے مہر معاف کر دے گا تو میں تجھے طلاق دے دوں گا ورنہ نہیں، اور بیوی اس شرط کو قبول کرلے تو ایسی صورت میں طلاق دینے سے شوہر پر مہر واجب نہ ہو گا. اور اگر شوہر طلاق دینے پر آمادہ نہ ہو تو شریعت سے اس کی بھی اجازت ہے کہ عورت اور مرد خلع کر لیں یعنی لفظ خلع یا اس کے ہم معنی کسی لفظ سے زوجین حقوقِ زوجین کو ساقط کر دیں، مثلا: زوجہ اپنا مہر ساقط کر دیں اور زوج اپنی ملک نکاح کو زائل کر دیں یا عورت کو کچھ مال دیدیں اور شوہر اپنی ملکِ نکاح کو زائل کر دیں یہ خلع شرعًا طلاق بائن کے حکم میں ہوتا ہے اور اس سے مہر، نان ونفقہ سب ساقط ہو جاتا ہے البتہ نفقہ، عدت اور ایامِ عدت کا سکنٰی زائل نہیں ہوتا، ہاں اگر اس کی تصریح کر دیں گے یا فقط مرد تصریح کر دے گا تو یہ نفقہ بھی زائل ہو جائے گا سکنی پھر بھی زائل نہ ہو گا اگر زیادتی اور تعدی خاوند کی طرف سے ہو تو اس کو عورت سے کچھ مال لینا خلع کے عوض مکروہ تحریمی ہے اگر عورت کی طرف سے زیادتی ہو تو مرد کو مال لینا درست ہے، اور بدل خلع کی شرعا کوئی خاص مقدار مقرر نہیں ہے البتہ مقدار مہر سے زیادہ لینا مکروہ ہے۔ جہاں تک جہیز کی بات ہے تو لڑکی والوں کے لیے موجودہ حالت میں جو سامانِ جہیز باقی ہے ان کا مطالبہ کرنا درست ہے، سامان پرانا ہونے کی صورت میں شوہر سے نئے سامان کا مطالبہ نہیں کرسکتے، اور شوہر کی طرف سے جو اخراجات شادی پر ہوئے ہے ان کا مطالبہ شوہر لڑکی والوں سے نہیں کر سکتا۔ البتہ اگر لڑکی والوں نے طیب نفس سے کچھ رقم دیدئے تو یہ ان کی طرف سے احسان ہو گا۔

وفی القرآن الحکیم ،سورۃ البقرۃ 229

فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا
فِيمَا افْتَدَتْ بِهِ

وفی سنن ابی داود2/438 رقم الحدیث 2178، کتاب الطلاق ، باب فی کراھیة الطلاق

مَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُد أَنَّهُ – صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ – قَالَ «أَبْغَضُ الْحَلَالِ إلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ الطَّلَاقُ»

فی مشکوۃ المصابیح، رقم الحدیث 2946

وعن أبي حرة الرقاشي عن عمه قال : قال رسول الله صلى الله عليه و سلم : " ألا تظلموا ألا لا يحل مال امرئ إلا بطيب نفس منه " . رواه البيهقي في شعب الإيمان والدارقطني في المجتبى

فی الفتاوی الھندیہ 5/35 الباب الاول فی تفسیر الاکراہ

والأصل أن تصرفات المكره كلها قولا منعقدة عندنا إلا أن ما يحتمل الفسخ منه كالبيع والإجارة يفسخ، وما لا يحتمل الفسخ منه كالطلاق والعتاق والنكاح والتدبير والاستيلاد والنذر فهو لازم،

فی تنقیح الفتاوی الحامدیۃ 2/156 کتاب الاکراہ

اذااكره على ان يعقدعقدا من العقود ، فهو على وجهين :ان كان عقدا لايبطله الهزل مثل الطلاق والنكاح والعتاق ، جازالعقد، ولايبطل بالاكراه ، وان كان عقدايبطله الهزل مثل البيع والشراء ولاجازة وغيرهما فانه لايجوز ، ويبطل ، الخ

وفی الھدایۃ 2/333 کتاب الطلاق ، باب طلاق السنۃ ،طبع رشیدیۃ

قال: " الطلاق على ثلاثة أوجه حسن وأحسن وبدعي فالأحسن أن يطلق الرجل امرأته تطليقة واحدة في طهر لم يجامعها فيه ويتركها حتى تنقضي عدتها " لأن

الصحابة رضي الله عنهم كانوا يستحبون أن لا يزيدوا في الطلاق على واحدة حتى تنقضي العدة فإن هذا أفضل عندهم من أن يطلقها الرجل ثلاثا عند كل طهر واحدة ولأنه أبعد من الندامة وأقل ضررا بالمرأة ولا خلاف لأحد في الكراهة

فی الفتاوی الهندیۃ 488/1الفصل الاول فی شرائط الخلع

إذا تشاق الزوجان وخافا أن لا يقيما حدود الله فلا بأس بأن تفتدي نفسها منه بمال يخلعها به فإذا فعلا ذلك وقعت تطليقة بائنة ولزمها المال كذا في الهداية،إن كان النشوز من قبل الزوج فلا يحل له أخذ شيء من العوض على الخلع وهذا حكم الديانة فإن أخذ جاز ذلك في الحكم ولزم حتى لا تملك استرداده كذا في البدائع.وإن كان النشوز من قبلها كرهنا له أن يأخذ أكثر مما أعطاها من المهر ولكن مع هذا يجوز أخذ الزيادة في القضاء كذا في غاية البيان.

فی الهدایۃ 261/2باب الخلع

" وإذا تشاق الزوجان وخافا أن لا يقيما حدود الله فلا بأس بأن تفتدي نفسها منه بمال يخلعها به " لقوله تعالى: {فَلا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيمَا افْتَدَتْ بِهِ} [البقرة: 229] " فإذا فعلا ذلك وقع بالخلع تطليقة بائنة ولزمها المال " لقوله عليه الصلاة والسلام: " الخلع تطليقة بائنة "

فی الفتاوی الهندیۃ 496/1 الفصل الثالث فی الطلاق علی المال

ولو قال لها: أنت طالق على ألف فقبلت طلقت وعليها الألف

فی الدرالمختار102/3

وَيَتَأَكَّدُ (عِنْدَ وَطْءٍ أَوْ خَلْوَةٍ صَحَّتْ) مِنْ الزَّوْجِ

فی الدرالمختار445/3

(وَكُرِهَ) تَحْرِيمًا (أَخْذُ شَيْءٍ) وَيُلْحَقُ بِهِ الْإِبْرَاءُ عَمَّا لَهَا عَلَيْهِ (إنْ نَشَزَ وَإِنْ نَشَزَتْ لَا) وَلَوْ مِنْهُ نُشُوزٌ أَيْضًا وَلَوْ بِأَكْثَرَ مِمَّا أَعْطَاهَا عَلَى الْأَوْجَهِ فَتْحٌ، وَصَحَّحَ الشُّمُنِّيُّ كَرَاهَةَ الزِّيَادَةِ، وَتَعْبِيرُ الْمُلْتَقَى لَا بَأْسَ بِهِ يُفِيدُ أَنَّهَا تَنْزِيهِيَّةٌ وَبِهِ يَحْصُلُ التَّوْفِيقُ.

فی الموسوعۃ الفقھیۃ الکوئتیۃ 250/20 مادة :الخلع ، جوازاخذ العوض من المراة

وفصّل الحنفيّة فقالوا : إن كان النّشوز من جهة الزّوج كره له كراهة تحريم أخذ شيء منها ، لقوله تعالى : { وَإِنْ أَرَدتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ وَآتَيْتُمْ إِحْدَاهُنَّ قِنطَاراً فَلاَ تَأْخُذُواْ مِنْهُ شَيْئاً } . ولأنّه أوحشها بالفراق فلا يزيد إيحاشها بأخذ المال ، وإن كان النّشوز من قبل المرأة لا يكره له الأخذ ، وهذا بإطلاقه يتناول القليل والكثير ، وإن كان أكثر ممّا أعطاها وهو المذكور في الجامع الصّغير ، لقوله تعالى : { فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيمَا افْتَدَتْ بِهِ } .وقال القدوريّ : إن كان النّشوز منها كره له أن يأخذ منها أكثر ممّا أعطاها وهو المذكور في الأصل " من كتب ظاهر الرّواية " لقوله صلى الله عليه وسلم « في امرأة ثابت بن قيس : أمّا الزّيادة فلا » . وقد كان النّشوز منها ، ولو

أخذ الزّيادة جاز في القضاء ، وكذلك إذا أخذ والنّشوز منه ،

فى الفتاوى الهندية 303/1(الفصل الثاني فيما يتأكد به المهر والمتعة)

والمهر يتأكد بأحد معان ثلاثة: الدخول، والخلوة الصحيحة، وموت أحد الزوجين سواء كان مسمى أو مهر المثل حتى لا يسقط منه شيء بعد ذلك إلا بالإبراء

وفى الدرالمختار453-439/3 باب الخلع

الخلع هوازالة ملک النكاح المتوقفة على قبولهابلفظ الخلع ، اوما فى معناه ،ولاباس به عندالحاجة للشقاق بعدم الوفاق بمايصلح للمهر،وحكمه ان الواقع به ولوبلامال ،وبالطلاق الصريح على مال طلاق بائن ، وكره تحريمااخذشيئ ان نشز، وان نشزت لا، ويسقط الخلع كل حق لكل منهماعلى الاخرمايتعلق بذلک النكاح الانفقة العدة وسكناها،الااذانص عليها،فتسقط النفقة لاالسكنى ،

وفى الفتاوى الهندية 488/1- 491

(وحكمه) وقوع الطلاق البائن كذا في التبيين.--------- امرأة اختلعت على أنها بريئة من النفقة والسكنى تم الخلع ويبرأ عن النفقة ولا تبطل السكنى وإن اختلعت على أن مؤنة السكنى عليها

كان عليها أن تكتري بيتا من زوجها أو
من غيره فتعتد فيه.

فی ردالمحتارعلی الدرالمختار158/3باب المهر، فرع لوزفت الیہ بلاجهازیلیق بہ

بَلْ كُلُّ أَحَدٍ يَعْلَمُ الْجِهَازَ لِلْمَرْأَةِ إذَا
طَلَّقَهَاتَأْخُذُهُ كُلَّهُ،

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ: محمد عارف عرفان

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم صدیقیہ

صدیقیہ روڈ جنک اسٹاپ کوئٹہ